حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت السبحان کی تقریب میں افتتاحی خطاب

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

سب سے پہلے مَیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں اس جگہ پر، اس شہر میں ایک مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

مسجد کا ایک بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ لوگ ایک جگہ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور پھر اس کی تعلیم کے مطابق یہ بھی دیکھیں کہ اس عبادت کا حق ادا کرنے کے بعد اردگرد کے لوگوں کا بھی حق ادا کر رہے ہیں کہ نہیں۔ ایک دوسرے کا بھی حق ادا کر رہے ہیں کہ نہیں۔ پس جب مسجد کا یہ تصور ہو کہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور دوسرے اس کی مخلوق کا حق ادا کرنا تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ کسی بھی قسم کے تحفظات مسلمانوں کے بارہ میں یا مسجد میں آنے والوں کے بارہ میں اس علاقہ میں، اس شہر میں ہوں۔ پس حقیقی مسلمان تو اس سوچ کے ساتھ اپنی مساجد تعمیر بھی کرتے ہیں اور ان کو آباد بھی کرتے ہیں۔

ایک بڑی دلچسپ معلومات مجھے ہمارے نیشنل امیر صاحب کے ایڈریس سے ملی کہ یہ شہر جو کھدائیوں سے ثابت ہوتا ہے تین چار ہزار سال پرانا شہر ہے۔ گویا کہ یہ شہر اس زمانہ کا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اس دنیا میں موجود تھے اور ان کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنا کر بھیجا تھا اور ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بھی بخشا کہ ان کی نسل میں سے نبوت قائم ہوتی چلی جائے۔ ہمارے ایمان کے مطابق دونوں بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام بھی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی۔ ان کی اولادوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بخشا کہ وہ نبوت کے مقام پر پہنچے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہمارے ایمان کے مطابق اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کے مطابق جو انہوں نے خانہ کعبہ کی بنیادیں استوار کرتے ہوئے کیں وہ نبی مبعوث ہوا جو مکمل اور کامل شریعت کے ساتھ آیا اور تمام مذاہب کی خوبیاں اس شریعت میں شامل کر دی گئیں اور آئندہ کے لئے بھی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایک وسیع علم آپ کے ذریعہ سے دنیا کو بتا دیا یا دنیا کو اس وسیع علم کا ادراک دے دیا یا اس علم سے آگاہ کر دیا۔ پس اس لحاظ سے سوچیں کہ اس زمانہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو اس علاقہ میں رہتے تھے مکہ میں آ کر اپنی نسل کو بھی آباد کیا۔ یہ نہیں پتہ کہ ہزاروں میل دور ایک اور شہر بھی ہے جہاں ایک زمانہ میں ان کے ماننے والے موجود ہوں گے اور پھیل جائیں گے۔ جو دنیا کے اس وقت تین بڑے مذہب گنے جاتے ہیں۔ تعداد کے حساب سے عیسائیت سب سے بڑا مذہب ہے۔ پھر مسلمان ہیں۔ پھر یہودی ہیں۔ وہ سب اس وقت اس شہر میں موجود ہیں اور اگر سب اپنے دین پر قائم ہوں تو کبھی ایسے حالات پیدا نہ ہوں جس سے امن کی صورتحال خراب ہو اور فتنہ اور فساد پیدا ہو۔

مساجد یا کوئی بھی جگہ جو عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے اس کا مقصد تو یہ ہے کہ امن قائم کریں۔ اس بارہ میں ہمارے بدھسٹ دوست جو یہاں کی تنظیم کے صدر ہیں انہوں نے بھی کہا کہ مسجد امن کی نشانی ہے بلکہ ہر حقیقی عبادتگاہ امن کی نشانی ہونی چاہئے۔

قرآن کریم میں جہاں مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دی گئی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ کی اجازت دی گئی وہاں جنگ کی اجازت امن قائم کرنے کے لئے دی گئی اور ہر مذہب کا حق قائم کرنے کے لئے جنگ کی اجازت دی گئی۔ اگر ہم اسلامی تاریخ دیکھیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مکہ میں تیرہ سال تک بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مختلف قسم کی Persecution کا سامنا کرنا پڑا۔ شدت پسندوں کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کے بہت سے ماننے والے شہید کئے گئے اور اس کے بعد جب آپ نے مدینہ میں ہجرت کی اور وہاں یہودیوں اور مختلف قبائل کے ساتھ معاہدہ کے بعد ایک نظام حکومت قائم ہو گیا اور آپؐ کو مشترکہ طور پر اس حکومت کا سربراہ بھی چن لیا گیا۔ تو اس وقت مکہ کے جو مشرکین تھے انہوں نے سوچا کہ یہ لوگ تو اب امن سے رہنے لگ جائیں گے اور امن سے رہنے والے پھر جب امن کا پیغام دیتے ہیں، محبت اور پیار کا پیغام دیتے ہیں تو یہ پیغام پھر دنیا میں پھیلتا بھی ہے اور اس طرح یہ دنیا میں اس شہر سے نکل کر پھیل بھی جائیں گے۔ تب انہوں نے مدینہ پر حملہ کیا اور جب حملہ کیا تو اس وقت قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ اجازت دی جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے کہ اگر اب ان ظالموں کے ہاتھ نہ روکے گئے تو صرف یہ نہیں کہ یہ لوگ اسلام کو ختم کرنا چاہتے ہیں یا مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں بلکہ بڑے واضح طور پر قرآن کریم میں یہ فرمایا گیا کہ اب تمہیں ان کو جواب دینے کے لئے جنگ کی اجازت دی جاتی ہے اور اگر اب ان کے ہاتھ نہ روکے گئے تو پھر نہ دنیا میں کوئی Synagogue باقی رہے گا، نہ کوئی چرچ باقی رہے گا، نہ کوئی Temple باقی رہے گا، نہ کوئی اور عبادتگاہ باقی رہے گی اور نہ کوئی مسجد باقی رہے گی۔ گویا کہ اسلام نے تمام مذاہب کی حفاظت کا اعلان کر دیا کہ اگر یہ لوگ جو اس وقت اسلام کے خلاف ہیں یہ اسلام کے خلاف نہیں، یہ مذہب کے خلاف ہیں۔ یہ ان باتوں کے خلاف ہیں جو مذہب پھیلانا چاہتا ہے اور وہ بات یہی ہے کہ محبت، پیار اور امن سے رہو اور ہر مذہب کی بنیادی تعلیم یہی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی یہی تعلیم لائے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی تعلیم لائے۔ ہمارے ایمان کے مطابق حضرت بدھا علیہ السلام بھی نبی تھے وہ بھی یہی تعلیم لائے۔ ہندوؤں میں بھی نبی اترے اور دوسری قوموں میں بھی نبی اترے کہ ایک خدا کی عبادت کرو۔ اس کا حق ادا کرو اور آپس میں پیار اور محبت سے رہو۔ پس اسلام میں جب اجازت دی گئی تو گویا اس سوچ کے ساتھ اجازت دی گئی کہ اب مسلمان کا فرض یہ ہے کہ صرف اپنے دین کی اور مسجد کی حفاظت نہیں کرنی بلکہ چرچ کی بھی حفاظت کرنی ہے اور Synagogue کی بھی حفاظت کرنی ہے اور دوسرے مذہبوں کی عبادتگاہوں کی بھی حفاظت کرنی ہے۔ پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جو ہم احمدی دنیا میں پھیلاتے ہیں جو ہم نے بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی۔ جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے اور جس کو خوبصورت کر کے اس زمانہ میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا۔ پس اس تعلیم کے بعد تو یہ تصور ہی نہیں کیا جا سکتا کہ کہیں بھی مسجد بنے، حقیقی مسلمانوں کی مسجد بنے اور وہاں سے کسی بھی قسم کی بدامنی کا نعرہ بلند ہو۔ کسی بھی قسم کے حق غصب کرنے کا نعرہ بلند ہو۔ مسجدیں تو ہیں ہی ایک خدا کے حق ادا کرنے کے لئے دوسرا بندوں کا حق ادا کرنے کے لئے۔ یہاں Multipurpose ہال بنایا پھر Main Hall ہے مسجد کا وہ اس لئے ہے کہ جب لوگ یہاں اکٹھے ہوں عبادت کے لئے جمع ہوں تو عبادت کے بعد پھر یہ سوچ بھی رکھیں اور اس بارہ میں بھی منصوبہ بندی کریں کہ ہم نے اب انسانیت کی کس طرح خدمت کرنی ہے۔

یہ بات جو یہاں کے امیر صاحب نے بتائی کہ یہاں لوگوں میں کچھ خوف بھی پیدا ہوا تھا اور پھر مل بیٹھ کر خوف دور ہو گیا۔ پس کسی بھی خوف کو دور کرنے کے لئے یہ بڑی ضروری چیز ہے کہ انسان ایک دوسرے کو سمجھیں۔ ایک دوسرے کے خیالات کو سنیں۔ ایک دوسرے کی تعلیم کو دیکھیں۔ نہ کوئی انسان کبھی کامل ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ جس حد تک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو اپنے اپنے زمانہ میں کامل کرنا ہوتا ہے ان کو کرتا ہے تا کہ وہ مثال بن جائیں اور ہمارے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہ کامل وہ مکمل انسان تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کے لئے نبی بنا کر بھیجا۔ لیکن ہم عام آدمی جو ہیں ان میں کوئی کاملیت نہیں ہو سکتی۔ غلطیاں ہر ایک سے ہوتی ہیں۔ کمزوریاں ہر ایک میں ہوتی ہیں۔ اچھائیاں بھی ہوتی ہیں۔ پس ایک دوسرے کی اچھائیوں کو دیکھنا چاہئے اور کمزوریوں کو نظر انداز کرنا چاہئے تا کہ امن، پیار اور محبت کی فضا پیدا ہو اور یہی وہ سوچ ہے جب آپس میں مل جل کر بیٹھیں تو ایک دوسرے کا مزید علم حاصل ہوتا ہے اور ایک دوسرے کی خوبیاں نظر آتی ہیں۔ پس مجھے امید ہے کہ اس مسجد کے تعمیر ہونے کے بعد اب یہاں سے جماعت احمدیہ کے لوگ مزید اس خوبصورت پیغام کو دنیا میں پھیلائیں گے اور اپنے عمل سے یہ بتائیں گے کہ مسجد اصل میں امن کی جگہ ہے اور ہمسائے جو اس شہر کے رہنے والے ہیں اور ہمارے سب دوست اگر کوئی ایسے موقعے پیدا ہوں کہ جہاں کوئی غلط فہمیاں پیدا ہوں تو ان کو ہمیشہ مل بیٹھ کر دور کرتے رہیں گے۔

جیسا کہ میں نے ذکر کیا کہ ہر انسان میں کمزوریاں ہوتی ہیں اور کوئی بشر کمزوریوں سے پاک نہیں۔ اس مسجد کا نام جب سبحان رکھا گیا تو اس لئے کہ پاک ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی وہ ہستی ہے جو مکمل طور پر پاک ہے اور وہ اپنے پیاروں کو، انبیاء کو پاکیزگی کے جس حد تک اعلیٰ مقام دیتا ہے اس کے بعد ہر ایک اس پاکیزگی سے حصہ لیتا ہے جس کا جتنا جتنا تعلق اس پاک ذات سے ہو۔ مسجدیں اس لئے بنتی ہیں کہ یہاں آ کر اس پاک خدا کی عبادت کی جائے اور اس کا پیار اور قرب حاصل کیا جائے۔

جیسا کہ میں نے خدمت کا ذکر کیا، ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کا اور ہمارے امیر صاحب نے ذکر کیا کہ یہاں چیریٹی واک ہوتی ہے اس کے لئے مقامی چیریٹیز کی ہم مدد کرتے ہیں۔ یہی ایک مقصد جو بانی جماعت احمدیہ نے اپنی بعثت کا بتایا کہ خدمت خلق کرو۔ لوگوں کے کام آؤ اور اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ بلاامتیاز مذہب اور نسل کے ہر ایک کی اور ہر جگہ خدمت کرتی ہے۔ یہاں ہم ضرورتمندوں کے لئے، ہسپتالوں کے لئے یا بعض اداروں کے لئے چیریٹی جمع کرتے ہیں اور ان کو دیتے ہیں۔ افریقہ میں ہم ان کی ضروریات پورا کرنے کے لئے وہاں ہسپتال بھی کھولتے ہیں۔ ان کی مدد کرتے ہیں۔ سکول کھولتے ہیں تا کہ غریبوں کی مدد ہو اور تعلیم حاصل ہو۔ پھر مختلف سہولیات کے Projects شروع کئے ہوئے ہیں تا کہ غریبوں کی مدد ہو۔ افریقہ میں اگر کسی کو جانے کا اتفاق ہوا ہو اور وہاں آپ دور دراز کے گاؤں میں جائیں تو دیکھیں کہ چھوٹے بچے دس بارہ سال کے بچے اپنے سروں پر بالٹیاں اٹھائے کئی کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ایک گندے تالاب سے پانی لے کر آتے ہیں۔ اس تالاب میں جہاں بارش کا پانی جمع ہوتا ہے اور اس تالاب سے جانور بھی پانی پی رہے ہوتے ہیں اور اس کو Contaminate بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن وہی لوگ وہ پانی لے کر آتے ہیں اور بغیر کسی Treatment کے اس پانی کو پھر استعمال بھی کر لیتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہاں بیماریاں بھی پھیلتی ہیں۔ ہم تو یہ یہاں ان ترقی یافتہ ملکوں میں تصور بھی نہیں کر سکتے

کہ ہمارے بچے کہیں ہلکا سا بھی ایسا گندا پانی پی لیں جو ان کی صحت خراب کرنے والا ہو۔ کجا یہ کہ بچوں کو بھیجا جائے کہ جاؤ کئی کلومیٹر کا سفر طے کرو اور وہاں سے ایک بالٹی پانی کی اٹھا کر لاؤ جو ہمارے پینے کے اور کھانا پکانے کے کام آئے۔ پس ایسی جگہوں پر ہم یہ کوشش کرتے ہیں کہ وہاں مختلف Energy Sources کے ذریعہ سے زیادہ تر Solar Energy سے Water Well بھی لگائے ہیں اور پھر Handpump بھی لگائے ہیں تا کہ زمین کا صاف پانی جو صحت کے لئے اچھا ہے وہ ان کو میسر آجائے۔ یہ خدمات ہیں جو جماعت احمدیہ کرتی ہے اور بغیر کسی تفریق کے کرتی ہے۔

اور یہ تفریق کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں یہ کہا کہ تمہیں مختلف قبائل اور قوموں میں پیدا کیا گیا ہے لیکن اس لئے نہیں ہے کہ کسی قوم میں اور کسی قبیلہ میں کوئی بڑائی ہے بلکہ اس لئے تا کہ تمہاری پہچان ہو اور وہ پہچان قائم کرنے کا اعلیٰ معیار ہے کہ تم میں تقویٰ پیدا ہو اور تقویٰ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مقام کو پہچانو۔ اس کی عبادت کرو اور اس کی مخلوق کی خدمت کرو اور ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرو۔ پس یہ وہ سوچ ہے جو جماعت احمدیہ کی ہے۔ یہ وہ سوچ ہے جس سے جماعت احمدیہ دنیا میں کام کرتی ہے اور وہ یہ سوچ ہے جس سے دنیا میں امن اور محبت اور پیار کی فضا قائم ہو سکتی ہے اور جس جس طرح جماعت احمدیہ دنیا میں پھیل رہی ہے۔ جس جس طرح ہم مساجد تعمیر کر رہے ہیں یہ پیار اور محبت اور امن کا پیغام اسی طرح مزید وسیع ہو کر پھیلتا چلا جارہا ہے۔

میں امید رکھتا ہوں کہ یہاں کے رہنے والے احمدی اس پیار اور محبت کے پیغام کو اور اپنی عبادتوں کے معیار کو پہلے سے زیادہ بڑھا کر پیش کرنے والے ہوں گے اور ہر دن جو چڑھے گا وہ ہمسایوں کو، اس شہر کے لوگوں کو یہ احساس دلانے والا ہوگا کہ اس علاقہ میں مسجد بنا کر ہم نے نہ صرف اپنی عمارتوں کی خوبصورتی میں اضافہ کیا ہے بلکہ ہم نے ان لوگوں کو ایک ایسی جگہ دے دی جو ہمیں نہ صرف امن کی تعلیم دینے والے ہیں بلکہ ہمارے امن کا تحفظ کرنے والے ہیں اور ہماری عبادتگاہوں کی بھی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ یہ احمدی اس سوچ کے ساتھ کام کرنے والے ہوں اور ہم اس دنیا کو جو تباہی کی طرف جارہی ہے ہر روز جو نیا دن چڑھتا ہے وہ اس خوف کو لئے پیدا ہوتا ہے کہ کہیں کوئی بین الاقوامی جنگ ہی نہ چھڑ جائے یا ہمارے علاقہ میں کوئی بدامنی کا واقعہ نہ ہو جائے۔ لیکن اگر ہم اس سوچ کے ساتھ رہنے والے ہوں گے تو اس بدامنی کو دور کرنے والے ہوں گے اور ہر دن جو چڑھے گا ہمارے اندر یہ سوچ پیدا کرنے والا ہوگا اور ہمارے اندر یہ تحفظ پیدا کرنے والا ہوگا کہ ہمارا ماحول ایک دوسرے کو امن دینے والا ہے اور ہم پُرامن ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم اس کا حق ادا کرنے والے ہوں اور احمدی اس کا سب سے بڑھ کر حق ادا کرنے والے ہوں۔ شکریہ۔

اب میں دعا کراؤں گا۔ ہم احمدی تو اپنے رواج کے مطابق ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں۔ جو مہمان دعا میں جس طرح شامل ہونا چاہیں وہ ہو سکتے ہیں۔ دعا کر لیں۔